احترامِ سادات کی شرعی حدود

فکرِ رضا کی روشنی میں

ماہنامہ چار یارِ مصطفیٰ راولپنڈی ☆☆ شمارہ: اکتوبر 2011ء

تحریر: محمد ضیاء الحق چوہان
(گولڈ میڈلسٹ)
ایم اے شریعہ، ایم اے تاریخ، ایم فل مطالعہ پاکستان

WEB EDITION

13 جون 2011ء کو راولپنڈی میں پیر عبدالقادر شاہ ٹیچ بھاٹوی اور مفتی محمد عابد جلالی کے مابین "حق چار یار" کے نعرے کے حوالے سے ایک تاریخی مناظرہ منعقد ہوا تھا جس میں مفتی محمد عابد جلالی فاتح رہے۔ مناظرے کے بعد شکست خوردہ گروپ نے یہ پروپیگنڈا شروع کر دیا کہ مفتی محمد عابد جلالی سید کی توہین کا ارتکاب کر کے کافر ہوگیا ہے۔ ان دنوں راقم نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمتوں کے سائے میں "تعظیمِ سادات کی شرعی حدود" کے عنوان سے مضمون لکھا جسے ماہنامہ چار یارِ مصطفیٰ راولپنڈی نے اکتوبر 2011ء میں شائع کیا۔

انٹرنیٹ سے وابستہ احباب کے مطالعے کے لیے یہ مضمون مجاہدِ اہلِ سنت پبلی کیشنز کی جانب سے پیش کیا جا رہا ہے۔ اہلِ سنت و جماعت کے نظریات سے بغاوت کے مرتکب چند مدعیانِ سیادت کے بعض گستاخانہ بیانات بھی اس مضمون میں شامل ہیں۔ اب حاشیے میں ان کے وڈیو لنک بھی مہیا کر دیئے گئے ہیں تاکہ لوگ ان کے چہروں کو پہچان سکیں اور اپنے ایمان کی حفاظت کے انتظامات کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں مسلکِ حق اہلِ سنت و جماعت (بریلوی) پر کاربند رکھے۔ آمین

محمد ضیاء الحق چوہان
ziaulhaqqadri@gmail.com

ترسیل زر خط و کتابت مرکزی دفتر

متصل جامع مسجد جلالی

خیابان اقبال بنگش کالونی پیرودھائی راولپنڈی

E-mail:
charyar.e.mustafa@gmail.com
www.charyar.e.mustafa.net
Mobile: 0333-5170513

تحریر

صاحبزادہ محمد ضیاء الحق قادری رضوی

(گولڈ میڈلسٹ)
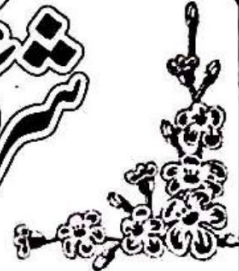
لفظ "سید" کا لغوی معنی

"سَیِّدْ" کا لفظ سَوْدٌ سے مشتق ہے۔ لغت کی عظیم کتاب مجمع بحار الانوار فی غرائب التنزیل و لطائف الاخبار (مطبوعہ نولکشور لکھنو ۱۲۸۳ھ) میں امام مجد الدین محمد بن طاہر بن علی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"وَالسَّیِّدُ یُطْلَقُ عَلَی الرَّبِّ وَالْمَالِکِ وَالشَّرِیْفِ وَالْفَاضِلِ وَالْکَرِیْمِ وَالْحَلِیْمِ وَمُتَحَمِّلِ اَذٰی قَوْمِہٖ وَالزَّوْجِ وَالرَّئِیْسِ وَالْمُقَدَّمِ"۔ (۱۵۱/۲)

اور لفظِ سید بولا جاتا ہے رب کے لیے، مالک کے لیے، شریف آدمی کے لیے، صاحبِ فضیلت کے لیے، کریم و سخی کے لیے، بردبار شخص کے لیے، قوم کے وزیر کے لیے، خاوند کے لیے، سردار کے لیے اور مقدم شخص کے لیے۔

> اور لفظِ سید بولا جاتا ہے رب کے لیے، مالک کے لیے، شریف آدمی کے لیے صاحبِ فضیلت کے لیے، کریم و سخی کے لیے، بردبار شخص کے لیے قوم کے وزیر کے لیے، خاوند کے لیے سردار کے لیے اور مقدم شخص کے لیے

جب لفظ "سید" اللہ تعالیٰ کے لیے استعمال ہو تو اس کے معنی ہوں گے "مالک" جیسا کہ حدیثِ مبارکہ ہے:

"فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَلسَّیِّدُ اللّٰہُ"۔ (مسند امام احمد مسند المدنیین حدیث نمبر ۱۵۷۱۷)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سید (مالک) اللہ ہے۔

اور جب کسی قوم یا گروہ کی طرف اس کی نسبت ہو تو "سردار" کے معنی دیتا ہے جیسا کہ ارشادِ نبوی ہے:

"اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ سَیِّدَا کُھُوْلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ"۔ (سنن ابن ماجہ کتاب المقدمہ حدیث نمبر ۹۲)

ابوبکر اور عمر انبیاء و مرسلین کے علاوہ تمام اگلے اور پچھلے جنتی بوڑھوں کے سردار ہیں۔

"اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ"۔ (جامع ترمذی کتاب المناقب حدیث نمبر ۳۷۰۱)

حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔

"فَاطِمَۃُ سَیِّدَۃُ نِسَاءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ"۔ (مسند امام احمد باقی مسند المکثرین حدیث نمبر ۱۱۳۳۲)

فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہے۔

"فَقَالَ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ سَیِّدُ الْقُرَّاءِ"۔ (جامع ترمذی کتاب الجنائز حدیث نمبر ۹۸۱)

قاریوں کے سردار اُبی بن کعب نے عرض کی۔

کسی ملک کی طرف لفظ "سید" کی نسبت ہو تو اس کا معنی "حاکم، بادشاہ، امیر یا وزیر" ہوتا ہے جیسا کہ درودِ تاج شریف کے الفاظ ہیں:

"سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ" (عرب و عجم کے بادشاہ)۔ جب

"سید" کا لفظ کسی ایک شخص کی طرف منسوب ہو تو کریم اور محترم کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے کسی بزرگ کو "یَا سَیِّدِیْ" (اے میرے کریم، اے میرے محترم) کہنا۔ جب لفظ "سید" کی اضافت بیوی کی طرف ہو تو وہاں اس کے معنی "خاوند" ہوں گے جیسا کہ ارشادِ باری ہے:

"وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ مِنْ دُبُرٍ وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ"۔ (سورۃ یوسف۔ ۲۵)

اور دونوں دروازے کی طرف دوڑے اور عورت نے اس کا کرتا پیچھے سے چیر لیا اور دونوں کو عورت کا میاں دروازے کے پاس ملا۔

جب "سید" کی اضافت وقت، زمانے، جمادات و نباتات وغیرہ کی طرف ہو تو اس کا معنی ہوتا ہے افضل۔ ملاحظہ کیجئے چند احادیث مبارکہ:

"إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْأَيَّامِ"۔ (سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلاۃ حدیث نمبر ۱۰۷۴)

بے شک دنوں کا سید یوم جمعہ ہے۔

"سَيِّدُ طَعَامِ أَهْلِ الدُّنْيَا وَأَهْلِ الْجَنَّةِ اللَّحْمُ"۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الاطعمہ حدیث نمبر ۳۲۹۶)

اہلِ دنیا اور اہلِ جنت کے کھانوں کا سید گوشت ہے۔

"سَيِّدُ إِدَامِكُمُ الْمِلْحُ"۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الاطعمہ حدیث نمبر ۳۳۰۶)

سالنوں کا سید نمک ہے۔

"إِنَّ سَيِّدَ الْاِسْتِغْفَارِ أَنْ يَقُولَ الْعَبْدُ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ـــ"۔ (سنن نسائی کتاب الاستعاذہ حدیث نمبر ۵۴۲۷)

بے شک استغفار کا سید بندے کا یہ کہنا ہے کہ "أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ـــ" ان تمام احادیث میں سید کا لفظ "افضل" کے معنوں میں ہے۔

لفظ "سید" کثیر معنی میں مشترک ہے لہٰذا اس کے استعمال کے لیے نسبتِ اضافی بمناسبِ حال شرط ہے۔ جب کسی شخص کو کسی اضافت کے ساتھ سید کہا جائے گا تو اس سے سرداری اور افضلیت مراد ہوگی یا احترام کا اظہار۔ مگر جب بلا اضافت کسی کو سید کہا جائے گا تو اس سے مراد نسلی وذاتی سیادت ہوگی اور اس شخص کی اولاد بھی سید کہلائے گی۔

لفظ "سید" کا اصطلاحی معنی

جب لفظ "سید" بغیر کسی اضافت کے مطلق بولا جائے تو منسوب الیہ نسلاً سید ہوگا اور یہ اس کی ذات بن جائے گی چنانچہ اس کی اولاد کو بھی سید کہا جائے گا۔ اور یہ اعزاز فقط ہمارے پیارے آقا ﷺ کو حاصل ہے کہ آپ ذاتاً و نسلاً سید ہیں اور آپ کی اولاد بھی سید کہلانے کا حق رکھتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی چاروں صاحبزادیاں اور تینوں صاحبزادے سید ہیں۔ ہر شخص کی نسل اس کے بیٹوں سے چلتی ہے مگر یہ حضور ﷺ کی خصوصیت ہے کہ آپ کی اولاد آپ کی لختِ جگر حضرت سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے چلی اس لیے آپ کے دونوں صاحبزادے (حسنین کریمین رضی اللہ عنہما) بھی ذاتاً و نسلاً سید ہیں اور نسلِ سادات کے نخلِ اولیں ہیں۔ حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ الکلام المقبول صفحہ ۱۸ (نعیمی کتب خانہ لاہور) پر رقم طراز ہیں کہ حضرت علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ کی وہ اولاد جو حضرت خاتونِ جنت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے ہے اسے سید کہتے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی وہ اولاد جو دوسری بیویوں کے بطن سے ہے اسے علوی کہتے ہیں سید نہیں کہتے جیسے محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ وغیرہم۔

جو اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف اپنے آپ کو نسبت کرے اس پر خود اللہ تعالیٰ اور سب فرشتوں اور آدمیوں کی لعنت ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا نہ فرض قبول کرے نہ نفل

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

شرح مطہر میں نسب باپ سے لیا جاتا ہے جس کے باپ دادا پٹھان یا مغل یا شیخ ہوں وہ انہیں قوموں سے ہوگا اگرچہ اس کی ماں اور دادی سب سیدانیاں ہوں۔

نبی ﷺ نے صحیح حدیث میں فرمایا ہے:

"من ادعی الی غیر ابیہ فعلیہ لعنۃ اللّٰہ و ملٰئکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللّٰہ منہ یوم القیٰمۃ صرفا و لا عدلا۔ ھذا مختصر"۔

جو اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف اپنے آپ کو نسبت کرے اس پر خود اللہ تعالیٰ اور سب فرشتوں اور آدمیوں کی لعنت ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا نہ فرض قبول کرے نہ نفل۔ مختصراً۔

بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی وغیرہم نے یہ حدیث مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت کی ہے، ہاں اللہ تعالیٰ نے یہ فضیلت خاص امام حسن و امام حسین اور ان کے حقیقی بھائی بہنوں کو عطا فرمائی رضی اللہ عنہم کہ وہ

رسول اللہ ﷺ کے بیٹے ٹھہرے پھر ان کی جو خاص اولاد ہے ان میں بھی وہی قاعدۂ عام جاری ہوا کہ اپنے باپ کی طرف منسوب ہوں اس لیے سبطین کریمین کی اولاد سید ہیں نہ کہ بناتِ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد کہ وہ اپنے والدوں ہی کی طرف نسبت کی جائیں گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔
(فتاویٰ رضویہ ۳۶۱/۱۳)

عرب و افریقی ممالک میں نسلی سادات کو ”شریف“ کہا جاتا ہے۔ فقیہ ملت علامہ مفتی جلال الدین امجدی رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ فیض الرسول جلد دوم صفحہ ۵۸۴ پر بیان کرتے ہیں کہ:

”شریف کا لفظ جو عرب میں سید کے معنی میں بولا جاتا ہے پہلے زمانہ میں علوی، جعفری اور عباسی وغیرہ پر بھی اس کو بولا جاتا تھا مگر جب مصر پر فاطمی حکومت کا قبضہ ہوا تو یہ لفظ حضرات حسنین کریمین کی اولاد کے ساتھ خاص ہو گیا اور یہی عرف اب تک چلا آ رہا ہے“۔

احترامِ سادات قرآنِ مجید کی روشنی میں

ارشادِ ربانی ہے:

”قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى“۔
(سورۃ الشوریٰ۔۲۳)

تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت۔

يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِيْ فِيْهِمَا“۔
(جامع ترمذی کتاب المناقب حدیث نمبر ۳۷۸۸)

میں تم میں وہ چیز چھوڑتا ہوں کہ اگر تم اسے تھامے رہو تو میرے بعد گمراہ نہ ہوگے کہ ان میں ایک (قرآن) دوسری (اہلِ بیت) سے بڑی ہے۔ اللہ کی کتاب جو آسمان سے زمین تک دراز رسی ہے اور میری عترت یعنی میرے اہلِ بیت۔ یہ دونوں جدا نہ ہوں گے حتیٰ کہ میرے پاس حوض پر آ جائیں گے۔ تو غور کرو کہ تم ان دونوں کے ساتھ میرے بعد کیا معاملہ کرتے ہو۔

اس حدیثِ مبارکہ سے واضح ہوا کہ جس طرح اہلِ اسلام پر قرآن مجید کی عزت لازم ہے اسی طرح سادات کی عزت بھی لازم ہے اور جیسے قرآن مجید کی گستاخی کفر ہے اسی طرح ساداتِ کرام کی گستاخی بھی کفر ہے۔

احترامِ سادات فکرِ رضا کی روشنی میں

دورِ حاضرہ میں مسلکِ حقہ اہلِ سنت و جماعت کی پہچان مجددِ دین و ملت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات بابرکات سے ہوتی ہے۔ مکہ معظمہ کے اپنے دور کے سب سے بڑے عالم حضرت علامہ سید محمد مغربی رحمۃ اللہ علیہ نے جو حرمِ مکہ میں شیخ الحدیث تھے اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ

> ارشادِ نبوی ﷺ ہے میں تم میں وہ چیز چھوڑتا ہوں کہ اگر تم اسے تھامے رہو تو میرے بعد گمراہ نہ ہوگے کہ ان میں ایک (قرآن) دوسری (اہلِ بیت) سے بڑی ہے۔

معلوم ہوا کہ رحمتِ عالم ﷺ نے تبلیغ احکام پر کسی اجر کا مطالبہ امت سے نہ کیا لیکن اپنے قرابت داروں کی محبت و مودت امت پر لازم کر دی ہے۔ اب قیامت تک جس جس کو آپ ﷺ کی تبلیغ سے فائدہ پہنچے گا اس پر سادات کی محبت واجب ہوگی۔ کوئی امیر ہو یا غریب، بڑا ہو یا چھوٹا، حاکم ہو یا محکوم سب مسلمان سادات کے خدام ہیں۔ ان پر سادات کا ادب و احترام اسی طرح لازم ہے جس طرح نماز و روزہ۔

احترامِ سادات حدیثِ مبارکہ کی روشنی میں

ارشادِ نبوی ہے:

”اِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمْ مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِيْ اَحَدُهُمَا اَعْظَمُ مِنَ الْاٰخَرِ كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِّنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ وَعِتْرَتِيْ اَهْلُ بَيْتِيْ وَلَنْ يَّتَفَرَّقَا حَتّٰى

کے بارے میں ارشاد فرمایا:

”اذا جاء رجل من الهند نسئله عن الشيخ احمد رضا خان فان مدحه علمنا انه من اهل السنة وان ذمه علمنا انه من اهل البدع هذا هو المعيار عندنا“۔

جب ہندوستان سے کوئی آتا ہے تو ہم اس سے مولانا شیخ احمد رضا خان صاحب کے بارے میں پوچھتے ہیں، اگر وہ ان کی تعریف کرتا ہے تو ہم جان لیتے ہیں کہ یہ سنی ہے اور اگر ان کی برائی کرتا ہے تو ہم جان لیتے ہیں کہ یہ بدمذہب ہے، یہی ہماری کسوٹی ہے۔
(تحقیقات از شارح بخاری فقیہ الہند نائب مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ ص ۴۷ فرید بک سٹال لاہور)

چونکہ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو سنیت کا معیار مانا گیا ہے اس لیے ہر اعتقادی مسئلے میں ان کی فکر سے رہنمائی حاصل کرنا ہم پر لازم ہے۔ احترامِ سادات کی شرعی حدود سے آگاہی ہر مسلمان کے لیے ناگزیر ہے اس

لیے ہم نے مناسب سمجھا کہ اس اہم معاملے پر سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے افکار و نظریات کو منظرِ عام پر لایا جائے۔ فکرِ رضا کو منظرِ عام پر لانے کی ضرورت اس لیے بھی محسوس کی گئی کہ آج کل کچھ لوگوں نے عوام اہلِ سنت کو گمراہ کرنے کے لیے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے نام پر دھوکہ بازی کا دھندہ شروع کر رکھا ہے۔ اسی سلسلے میں سیادت کے دعوے دار ایک مقرر نے گذشتہ دنوں ایک جلسے میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ:

"فکرِ رضا کی بات کرتا ہوں آپ سے، اعلیٰ حضرت سے پوچھا گیا ایک سید ہے بدعقیدہ ہے شیعہ ہے مبتدع ہے اور ایک عالم ہے متقی ہے پرہیزگار ہے، دونوں میں کس کی عزت کرنی چاہیے۔ ایک سید ہے کردار اچھا نہیں ہے عقیدہ بھی اچھا نہیں ہے یعنی بدعتی ہے مبتدع ہے وہابی ہے یا شیعہ ہے یا خارجی ہے یا کچھ ہے مبتدع ہے، ایک عالمِ دین ہے پڑھا لکھا عالم فاضل، دونوں میں سے عزت کس کی کرنی چاہیے۔ فتاویٰ رضویہ جلد گیارہ پرانا چھاپہ اور جلد بارہ کے اندر بھی ہے۔ فکرِ رضا پیش کر رہا ہوں آپ نے فرمایا عالم کا احترام اس وقت تک کیا جائے گا جب تک اس کا عقیدہ اور کردار ٹھیک رہے گا عقیدہ ٹھیک نہیں ہوگا تو اس سے نفرت کی جائے گی۔ لیکن سید کیسا بھی ہو ادب کیا جائے گا۔ اس لیے کہ فاطمہ کی اولاد کافر نہیں ہو سکتی۔ سیادت منقطع ہوتی ہے کفر طاری ہونے سے، خاتونِ جنت کی اولاد میں تو کوئی کافر ہو ہی نہیں سکتا، سید پر کفر طاری نہیں ہو سکتا"۔ (1)

اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ باعزت وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔

قارئینِ محترم! حقیقتِ حال اس کے برعکس ہے۔ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے وہابیوں، خارجیوں اور شیعوں کی تکفیر کی ہے اور ایسے لوگوں کو سید تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہوئے ان کی توہین و تکفیر فرض قرار دی ہے جیسا کہ آپ آئندہ سطور میں ملاحظہ کریں گے۔ اس مقرر نے غیر مقلدوں کے امام علی شوکانی کو، نواب صدیق حسن قنوجی کو اور جماعت اسلامی کے بانی مودودی کو سچا سید قرار دیا۔ نیز سلام رضا کے درج ذیل شعر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں اہلِ بیت پر سلام بھیجنے سے روکا جاتا ہے جب کہ اعلیٰ حضرت نے تو:

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

کہہ کر وہابیوں، خارجیوں اور شیعوں پر بھی سلام بھیجا ہے۔

"سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ"۔ (سورۃ نور۔۱۶)

الٰہی پاکی ہے تجھے یہ بڑا بہتان ہے۔

درج ذیل سطور میں جوں جوں آپ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ کا مطالعہ کرتے جائیں گے مذکورہ بالا گروہ کی فریب کاریوں کا پردہ چاک ہوتا جائے گا۔ آیئے دیکھتے ہیں احترامِ سادات کے حوالے سے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی فکر کیا ہے:

احترامِ سادات کی شرعی حیثیت

۱۔ ساداتِ کرام کی تعظیم فرض ہے اور ان کی توہین حرام، بلکہ علمائے کرام نے ارشاد فرمایا جو کسی عالم کو مولویا یا کسی کو میروا بروجہ تحقیر کہے کافر ہے۔ مجمع الانہر میں ہے:

"الاستخفاف بالاشراف والعلماء کفر ومن قال لعالم عویلم او لعلوی علیوی قاصدا به الاستخفاف کفر"۔

ساداتِ کرام اور علماء کی تحقیر کفر ہے، جس نے عالم کی تصغیر کر کے عویلم یا علوی کو علیوی تحقیر کی نیت سے کہا تو کفر کیا۔

بیہقی امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے اور ابوالشیخ و دیلمی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"من لم يعرف حق عترتي والانصار والعرب فهو لاحدى ثلاث اما منافقا و اما لزنية و اما لغير طهور"۔

جو میری اولاد اور انصار اور عرب کا حق نہ پہچانے وہ تین علتوں سے خالی نہیں، یا تو منافق ہے یا حرامی یا حیضی بچہ۔

(فتاویٰ رضویہ ۲۲/۴۲۰)

۲۔ شریعت نے تقویٰ کو فضیلت دی ہے:

"اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ"۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ باعزت وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔

مگر یہ فضلِ ذاتی ہے فضلِ نسب منتہائے نسب کی افضلیت پر ہے ساداتِ کرام کی انتہائے نسب حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے، اس فضل

(1) youtube پر zahid shah fikr e raza ka jhoota muddaee لکھ کر ویڈیو دیکھیں۔

انتساب کی تعظیم ہر متقی پر فرض ہے کہ وہ اس کی تعظیم نہیں حضورِ اقدس ﷺ کی تعظیم ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاویٰ رضویہ ۲۲/۴۲۳)

۳۔ سنی سید کی بے توقیری سخت حرام ہے، صحیح حدیث میں ہے:

"ستة لعنتهم و لعنهم الله و كل نبی مجاب الزائد فی كتاب الله والمكذب بقدر الله ــــ والمستحل من عترتی ما حرم الله ــــ الحديث"۔

چھ شخص ہیں جن پر میں نے لعنت کی اللہ ان پر لعنت کرے، اور نبی کی دعا قبول ہے ازانجملہ ایک وہ جو کتاب اللہ میں اپنی طرف سے کچھ بڑھائے اور وہ جو خیر وشر سب کچھ اللہ کی تقدیر سے ہونے کا انکار کرے اور وہ جو میری اولاد سے اس چیز کو حلال رکھے جو اللہ نے حرام کیا۔

اور ایک حدیث میں کہ ارشاد ﷺ فرماتے ہیں:

"من لم يعرف حق عترتی فلاحدى ثلاث اما منافق و اما ولد زانية و اما حملته امه على غير طهر"۔

جو میری اولاد کا حق نہ پہچانے وہ تین باتوں میں سے ایک سے خالی نہیں، یا منافق ہے یا حرامی یا حیضی بچہ۔

(فتاویٰ رضویہ ۲۲/۴۲۱)

احترامِ سادات کے فوائد

۱۔ ابنِ عساکر امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

"من صنع الیٰ اهل بيتی يدا كافاته عليها يوم القيٰمة"۔

جو میرے اہلِ بیت میں سے کسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا میں روزِ قیامت اس کا صلہ اسے عطا فرماؤں گا۔

خطیب بغدادی امیر المومنین عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

"من صنع صنيعة الیٰ احد من خلف عبد المطلب فی الدنيا فعلی مكافأته اذا لقينی"۔

جو شخص اولادِ عبدالمطلب میں کسی کے ساتھ دنیا میں نیکی کرے اس کا صلہ دینا مجھ پر لازم ہے جب وہ روزِ قیامت مجھے ملے گا۔

اللہ اکبر، اللہ اکبر! قیامت کا دن، وہ قیامت کا دن، وہ سخت ضرورت سخت حاجت کا دن، اور ہم جیسے محتاج، اور صلہ عطا فرمانے کو محمد ﷺ سا صاحبُ التاج، خدا جانے کیا کچھ دیں اور کیسا کچھ نہال فرمادیں، ایک نگاہِ لطف ان کی جملہ مہماتِ دوجہاں کو بس ہے، بلکہ خود یہی صلہ کروڑوں صلے سے اعلیٰ و انفس ہے، جس کی طرف کلمۂ کریمہ "اذا لقینی" (جب وہ روزِ قیامت مجھ سے ملے گا۔) اشارہ فرماتا ہے، بلفظِ "اذا" تعبیر فرمانا بحمداللہ روزِ قیامت وعدۂ وصال و دیدارِ محبوبِ ذی الجلال کا مژدہ سناتا ہے۔ مسلمانو! اور کیا درکار ہے دوڑو اور اس دولت وسعادت کو لو۔

(فتاویٰ رضویہ ۱۱/۱۰۵)

> فرمانِ نبی ہے جو میرے اہلِ بیت میں سے کسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا میں روزِ قیامت اس کا صلہ اسے عطا فرماؤں گا۔

۲۔ ہاں سچے محبانِ اہلِ بیتِ کرام کے لیے روزِ قیامت نعمتیں برکتیں راحتیں ہیں۔ طبرانی کی حدیث میں ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا:

"الزموا مودتنا اهل البيت فانه من لقی الله وهو يودنا دخل الجنة بشفاعتنا والذی نفسی بيده لا ينفع عبدا عمله الا بمعرفة حقنا"۔

ہم اہلِ بیت کی محبت لازم پکڑو کہ جو اللہ سے ہماری دوستی کے ساتھ ملے گا وہ ہماری شفاعت سے جنت میں جائے گا قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کسی بندے کو اس کا عمل نفع نہ دے گا جب تک ہمارا حق نہ پہچانے۔

(فتاویٰ رضویہ ۲۲/۴۲۲)

احترامِ سادات کب تک؟

۱۔ علماء وانصار وعرب سے تو وہ مراد ہیں جو گمراہ بددین نہ ہوں اور ساداتِ کرام کی تعظیم ہمیشہ جب تک ان کی بدمذہبی حدِ کفر کو نہ پہنچے کہ اس کے بعد وہ سید ہی نہیں نسب منقطع ہے:

"قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ"۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا (اے نوح علیک السلام) وہ تیرا بیٹا (کنعان) تیرے گھر والوں میں سے نہیں اس لیے کہ اس کے کام اچھے نہیں۔

جو شخص اولادِ عبدالمطلب میں کسی کے ساتھ دنیا میں نیکی کرے اس کا صلہ دینا مجھ پر لازم ہے جب وہ روزِ قیامت مجھے ملے گا

جیسے نیچری، قادیانی، وہابی، غیر مقلد، دیوبندی اگر چہ سید مشہور ہوں نہ سید ہیں نہ ان کی تعظیم حلال بلکہ توہین و تکفیر فرض، اور روافض کے یہاں تو سیادت بہت آسان ہے کسی قوم کا (فرد) رافضی ہو جائے دو دن بعد میر صاحب ہو جائے گا، ان کا بھی وہی حال ہے کہ ان فرقوں کی طرح تبرائیانِ زمانہ بھی عموماً مرتدین ہیں۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔
(فتاویٰ رضویہ ۲۲/۴۲۱)

۲۔ سید سنی المذہب کی تعظیم لازم ہے اگر چہ اس کے اعمال کیسے ہی ہوں، ان اعمال کے سبب اس سے تنفر نہ کیا جائے نفسِ اعمال سے تنفر ہو بلکہ اس کے مذہب میں بھی قلیل فرق ہو کہ حدِ کفر تک نہ پہنچے جیسے تفضیل تو اس حالت میں بھی اس کی تعظیم سیادت نہ جائے گی، ہاں اگر اس کی بد مذہبی حدِ کفر تک پہنچے جیسے رافضی وہابی قادیانی نیچری وغیرہم تو اب اس کی تعظیم حرام ہے کہ جو وجہِ تعظیم تھی یعنی سیادت وہی نہ رہی۔ (فتاویٰ رضویہ ۲۲/۴۲۳)

ضروری وضاحت

قارئینِ محترم! جس شخص کے تمام عقائد سنیوں والے ہوں سوائے اس کے کہ وہ حضرت مولیٰ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر فضیلت دیتا ہو اس کے پیچھے نماز جائز نہ ہوگی جیسا کہ مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین وغیرہ میں سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے تصریح کی ہے۔ البتہ چونکہ اس کی بد مذہبی حدِ کفر سے کم ہے اس لیے اس کی سیادت ختم نہ ہوگی اور تعظیمِ سیادت جاری رہے گی۔ یہاں اس بات کو بھی مدِ نظر رکھنا ضروری ہے کہ تفضیل علی سے امامِ اہلِ سنت کے کلام میں تفضیل علی بر عثمان ہے نہ کہ تفضیل علی بر شیخین کیونکہ تفضیل علی بر شیخین کا عقیدہ رکھنے والوں کو تو علماء نے رافضی، خبیث، بد مذہب تک لکھا ہے لہٰذا یہاں تفضیل علی بر عثمان ہے نہ کہ تفضیل علی بر شیخین کے آج کے نام نہاد سیادت کے مدعی اپنے لئے راہ ہموار کر سکیں۔

اس کے برعکس اگر وہابیت، رافضیت یا قادیانیت وغیرہ اختیار کر لے تو اب بد مذہبی حدِ کفر تک پہنچ جانے کے باعث اس کی سیادت منقطع ہو جائے گی لہٰذا وہ قابلِ تعظیم نہ رہے گا۔

۳۔ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے ایسے لوگوں کے متعلق پوچھا گیا جن کا دعویٰ ہے کہ سید کوئی بھی مشرب رکھتا ہو اور کیسے ہی اعمال والا ہو نارِ جہنم سے بری ہے۔ تو آپ نے لکھا:

"سید کوئی مشرب رکھتا ہو یہ لفظ بہت وسیع ہے آج کل بہت مشرب صریح کفر و ارتداد کے ہیں جیسے قادیانی، نیچری، رافضی، وہابی، چکڑالوی، دیوبندی وغیرہم جو یہ مشرب رکھتا ہو ہرگز سید نہیں"۔
(فتاویٰ رضویہ ۲۹/۶۳۹)

بد مذہب کو سید کہنا کیسا؟

عرض: بعض علیگڑھی کو سید صاحب کہتے ہیں؟

ارشاد: وہ تو ایک خبیث مرتد تھا حدیث میں ارشاد فرمایا:

"لَا تَقُوْلُوْا لِلْمُنَافِقِ سَیِّدًا فَاِنَّهٗ اِنْ یَّکُ سَیِّدَکُمْ فَقَدْ اَسْخَطْتُمْ رَبَّکُمْ"۔

منافق کو سید نہ کہو کہ اگر وہ تمہارا سید ہوا تو یقیناً تم نے اپنے رب کو غضب دلایا۔ (الملفوظ ۳/۲۷۱)

خلاصہ افکار رضا

۱۔ سادات کی تعظیم فرض ہے اور توہین حرام۔

۲۔ انصار، عرب اور سادات کا احترام نہ کرنے والا یا تو منافق ہے یا حرامی ہے یا حیضی بچہ۔

۳۔ سنی سید کی بے توقیری کرنے والے پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی لعنت ہے۔

۴۔ سادات کی عزت کرنے والے کو روزِ قیامت نبی کریم ﷺ سے صلہ ملے گا۔

۵۔ سادات کا احترام کرنے والا روزِ قیامت شفاعتِ مصطفوی کا حق دار ہوگا۔

۶۔ علماء، انصار اور عرب کی تعظیم فقط اس صورت میں ہے کہ وہ سنی صحیح العقیدہ ہوں۔

۷۔ سید اگر بد مذہب ہو جائے لیکن اس کی بد مذہبی حدِ کفر سے کم ہو جیسے تفضیل تب بھی اس کی تعظیم جاری رہے گی البتہ اس کے پیچھے نماز جائز نہ ہوگی۔ تفضیل سے مراد یہ ہے کہ حضرت مولیٰ علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے افضل جانے دیگر تمام عقائد کی درستگی کے ساتھ۔

۸۔ سید کی بد مذہبی اگر حدِ کفر تک پہنچ جائے یعنی وہ قادیانی، وہابی، نیچری، دیوبندی یا رافضی ہو جائے تو اس کا نسب منقطع ہو جائے گا اور وہ سید نہ رہے گا۔

۹۔ کفر کے ارتکاب کے بعد جب نسب منقطع ہو گیا تو اب اس شخص کا احترام بھی نہ کیا جائے گا بلکہ اس کی توہین و تکفیر فرض ہوگی۔

۱۰۔ منافقت، بدعقیدگی اور کفر کے مرتکب شخص کو سید کہنا ممنوع ہے اور غضبِ خداوندی کو دعوت دینا ہے۔

"تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ"۔

قارئینِ محترم: احترامِ سادات کی شرعی حدود واضح ہو چکی ہیں۔ دورِ حاضرہ میں سیادت کے دعوے دار کچھ حضرات کو شکوہ ہے کہ جمہور اہلِ سنت و جماعت ان کا ادب و احترام ملحوظ نہیں رکھتے۔ اب ذرا دل تھام کر ان کے درج ذیل بیانات ملاحظہ کیجئے اور پھر اپنے ضمیر کے مفتی سے فتویٰ لیجئے کہ آخر کب تک ایسے نظریات رکھنے والے لوگوں کو سید سمجھا جاتا رہے گا اور ان کا احترام کر کے غضبِ خداوندی کو دعوت دی جاتی رہے گی۔ یہاں پر یہ بتا دینا بھی ضروری ہے کہ یہاں پر ان حضرات کے فقط چند بیانات بطورِ نمونہ پیش کیے جا رہے ہیں تاکہ عوامِ اہلِ سنت کی آنکھیں کھل جائیں اور وہ اپنے پرائے میں تمیز کرنے کے قابل ہو جائیں۔ ان حضرات کے بعض بیانات اس قدر غلیظ ہیں کہ ان کو احاطۂ تحریر میں لانا ہمارے قلم کے بس میں ہی نہیں ہے۔ (نوٹ: بیانات پر ہمارا تبصرہ اس نشان ﴿☆﴾ کے بعد ہوگا)

ا۔ نبی کا غیرِ نبی کے ساتھ تقابل اور غیرِ نبی کی برتری

۱۔ کوئی ایسا نبی آپ کی اطلاع میں ہے کہ جس کے زمانے میں کفر بالکل نہ ہوا ہو۔ اگر آپ کی اطلاع میں ہو تو ممکن ہے میری اطلاع میں نہیں ہے۔ آدم علیہ السلام بھی اپنی اولاد میں کفر دیکھ کر گئے، ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و مرسلین میں سے کسی نبی یا کسی رسول کے زمانے میں کفر کبھی مٹا نہیں۔ یار جو کام نبیوں میں سے کسی نبی نے نہ کیا ہو اگر اولادِ فاطمہ کا ایک آدمی کر کے دکھلا دے تو ماننا تو پڑے گا کوئی چیز تو ہے۔ امام مہدی آخر الزمان جب آئیں گے تو پوری روئے زمین سے کفر مٹے گا کہ نہیں۔ کسی چھوٹے مرتبے والے سے بھی کوئی بڑا کام رب لے لے کیا اختلاف ہے۔ (2)

۲۔ خاتونِ جنت کی اولاد کے وہ وہ ریکارڈ ہیں یقیناً نبیوں کا مرتبہ اعلیٰ ہے بہت بلند و بالا ہے کوئی غیرِ نبی نبی کو نہیں پہنچ سکتا لیکن ریکارڈ بیٹ (Beat) کرنے والے علی کے بیٹے ہیں جن کے ریکارڈ کو نبی بھی کوئی نہیں توڑ سکا۔ وہ وہ ریکارڈ قائم کیے ہیں جو نبیوں کی زندگی میں نہیں ہیں۔ پوری تاریخ انبیاء پڑھیں میرے خواجہ عطاء الرسول ہند الولی اللہ کی نعمتوں میں سے برصغیر والوں کے لیے اللہ کی بڑی نعمت، جس کا نام ہے معین الدین حسن سنجری، ہندوستان میں آئے ہندوازم ہندو مذہب کو جو دنیا میں سب سے متعصب مذہب ہے یہ کیا کہ ایک کروڑ دس لاکھ کو حلقہ بگوشِ اسلام کیا ہے اور بعض تاریخوں میں نوے لاکھ لکھا ہے۔ ایوریج (Average) نکالیں دس لاکھ اوپر سے نفی کر دیں نیچے سے دس بڑھا دیں تو ایوریج کیا ہو گی ایک کروڑ۔ ایک کروڑ ہندو کو مسلمان کیا اور گھر گھر جا کر دعوت نہیں دی، خواجہ بیٹھے ہیں اور منشی پریم چند ہندو لکھتا ہے کہ ایسا ہوا نہیں کہ خواجہ کے پاس سے ہندو گزر رے یا ہندوانی گزر رے اور کلمہ پڑھے بغیر گزر جائے۔ جو پاس سے گزرتا ہے کہتا ہے "خواجہ تورے بلہاری جاؤں" بتایئے ناں ریکارڈ۔ نبیوں کی تاریخ سامنے ہے سب سے سید الانبیاء تو سرکار ہیں ناں، بوقتِ وصال ایک لاکھ چوبیس ہزار تھے یہ اور بات یہ ایک کروڑ بھی سرکار ہی کا فیضان ہے انہوں نے اپنا کلمہ تو نہیں پڑھایا سرکار کا کلمہ پڑھایا ہے اپنی تعلیمات تو ان کو نہیں دیں سرکار کی تعلیمات دیں لیکن ریکارڈ توڑ دیا جو کسی نبی کی زندگی میں نہیں ہے۔ اور ایک ریکارڈ ایسا رہتا ہے جس کے بارے میں سرکار نے بتایا آدم علیہ السلام سے لے کر عیسیٰ علیہ السلام تک، سرکار کی ذات تک، پوری دنیا سے کبھی کفر ختم نہیں ہوا، آدم تشریف لائے پہلے تو کفر تھا ہی نہیں، اب آدم علیہ السلام کے اندر ہی سے آیا ہے جو تھوڑا بہت آیا ہے۔ نوح علیہ السلام آئے تو کفر موجود تھا، موجود نہ ہوتا تو اللہ نے غرق کیوں کیا تھا، خلیل اللہ آئے تو کفر تھا، کلیم اللہ آئے تو کفر تھا، بلکہ مسلمان تو تھوڑی تعداد میں تھے، سرکار تشریف لائے، دنیا سے تشریف لے گئے دنیا سے کفر ختم نہیں ہوا کسی نبی کی زندگی کا ریکارڈ نہیں ہے کسی ولی کی زندگی کا ریکارڈ نہیں ہے میرے مصطفیٰ فرماتے ہیں میرا ایک بیٹا وہ آنے والا ہے جس کا نام امام مہدی ہے جب وہ آئے گا تو دنیا میں کفر باقی نہیں رہے گا۔ یہ ہے برکت فاطمہ کے دودھ کی، فاطمہ کا دودھ ہندوستان میں آیا ایک کروڑ کو حلقہ بگوشِ اسلام کیا اور آخر میں آنے والا وہ ہے جب وہ آئے گا تو پوری دنیا میں کفر نہیں رہے گا۔ (3)

۳۔ اسی سلسلہ میں میں نے ایک بات کی تھی۔ بات یہ عرض کی تھی کہ دنیا کے اندر ایک سلسلہ نبیوں کا آیا، رسولوں کا آیا، آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر سرکارِ دو عالم ﷺ کی ذات تک، لیکن کسی نبی کی زندگی میں دنیا سے کفر ختم نہیں ہوا، کسی نبی کی زندگی میں دنیا سے کفر نہیں مٹا۔ حتیٰ کہ سید الانبیاء تشریف لائے، دنیا سے گئے، کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار آپ کے صحابہ موجود ہیں لیکن پوری دنیا کفر سے لبریز تھی، کفر ختم نہیں ہوا۔ عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے کفر نہ مٹا، نوح علیہ السلام تشریف لائے کفر کو بددعا کر کے مارا تو ہے لیکن ختم نہیں ہوا۔ آپ نے کہا تھا ناں :

"رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا"۔

ایک بھی بے ایمان زندہ نہ رہنے دے، ہاں "اِنْ تَذَرْهُمْ" اگر

(2) youtube پر abdul qadir shah insulting the prophets لکھ کر ویڈیو دیکھیں۔

(3) youtube پر zahid shah toheen e ambiya لکھ کر ویڈیو دیکھیں۔

میری بات نہ مانی ناں، ان کو چھوڑ دیا تو ان کے گھر میں بھی بے ایمان پیدا ہوں گے، ہاں، ہدایت یافتہ تو کافر نہ ہوئے، مر گئے۔ کسی نبی کی زندگی میں دنیا سے کفر ختم نہیں ہوا۔ ایک حضرت خاتونِ جنت کا شہزادہ ہے جو آئے گا، ہاں جی، جس کو امام مہدی کہتے ہیں۔ میرے آقا فرماتے ہیں پوری دنیا امام مہدی کے آنے سے پہلے ظلم و جور سے بھر جائے گی اور وہ میری فاطمہ کا بیٹا آئے گا۔ قیامت ختم بھی ہو گی ایک دن رہ گیا اللہ تعالیٰ اس دن کو اتنا لمبا کر دے گا کہ پوری دنیا میں کفر نہیں رہے گا۔ یقیناً ان کی اپنی تعلیمات تو نہیں تھیں تبلیغ تو قرآن کی کر رہے تھے سرکار ہی کے پیغام کو پہنچایا لیکن یہ کمال تو ہے دنیا میں کفر مٹ گیا کافر ہلاک نہیں ہوئے بلکہ حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے۔ وہ خاتونِ جنت کے بیٹے کی ایک حیثیت ہے۔ (4)

۴۔ محمد ابنِ سیرین، آپ نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ذکر کیا، ذکر کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کو شیخین پر افضلیت حاصل ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر فاروق سے حضرت امام مہدی افضل ہیں۔ یہ کون کہتا ہے؟ محمد ابنِ سیرین، پوچھنے والے نے پوچھا "یا ابا بکر" ان کی کنیت بھی ابوبکر تھی "یا ابا بکر ھل یفضل علیٰ شیخین ؟" کیا امام مہدی کو شیخین پر فضیلت حاصل ہے؟ آپ فرماتے ہیں کہ تم شیخین کی بات کرتے ہو "بل لیفضل علیٰ بعض الانبیاء" ان کو تو بعض نبیوں پر بھی فضیلت ہے۔ میں ناقل ہوں، نقل پیش کر رہا ہوں، ذمہ دار امام محمد ابنِ سیرین ہیں۔ (5)

{☆} مذکورہ بالا تقابل کے متعلق جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے دارالافتاء نے کتاب الشفاء، حدیقہ ندیہ، شرح عقائدِ نسفی، ارشاد الساری شرح صحیح بخاری، کتاب الخراج اور درِ مختار کے حوالہ جات سے مزین ایک فتویٰ جاری کیا جس میں لکھا: "اس شخص نے اس عبارت میں امام مہدی کو نبی مکرم ﷺ پر فضیلت دی؛ زمانہ کے اعتبار سے، تبلیغ کے اعتبار سے، ذات کے اعتبار سے، تو اس شخص نے نبی مکرم ﷺ کی توہین و تنقیص کی اور نا قابلِ توبہ کافر و مرتد ہوا۔۔۔۔۔ مسلمانوں پر لازم کہ اس گستاخ کے خلاف کارروائی کر کے اسے قرار واقعی سزا دلوائیں تا کہ آئندہ کوئی بدبخت مسلمانوں میں فتنہ پھیلانے والا جنم نہ لے سکے۔" بعد ازاں اہلِ سنت و جماعت کے متعدد نامور اکابر علماء و مشائخ و مفتیانِ عظام نے اس فتویٰ پر اپنی اپنی مہر تصدیق ثبت کی۔ (6)

۲۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر رشوت خوری کا الزام

یزید کے دورِ حکومت میں دھونس دھکے کے ذریعے لوگوں کو مار پیٹ کے اور پیسے دے کے۔۔۔۔ جو نصیحتیں کرتے تھے امام حسین کربلا میں نہ جائیں ہر ایک نے ایک ایک لاکھ درہم لیا ہوا تھا۔ یہ نہیں بتاتے تھے ہم نے پیسے لیے ہوئے ہیں کہتے تھے تم نہ جاؤ۔ ان کی ڈیوٹی نہیں تھی، دوشِ رسول کا شاہسوار ہے خطرہ قبول کرتا ہے ساتھ خطرہ قبول کرو۔ (7)

۳۔ جمیع صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بالخصوص سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی توہین

۱۔ فرمایا "اَیْنَ عَلِیٌّ؟" علی کہاں ہے؟ اس کا مطلب یہ ہے وہاں اور لوگ آگے آگے تھے مگر یہ موت کا وقت تھا اس لیے علی کے خون کی ضرورت پڑی۔ کوئی دوسرا لمبے قد والا وہاں کام نہ آ سکا۔ سمجھ آئی یہ بات! (8)

۲۔ سرکارِ دو عالم ﷺ فرماتے ہیں "اَیْنَ عَلِیٌّ؟" اگر نظر آتا ہو تو پھر پوچھتے ہیں کہاں ہے؟۔۔۔۔۔ نظر کیوں نہیں آ رہے تھے؟ نمبر بنانے کے لیے کئی لوگ آگے تھے پر اب جان دینے کا وقت ہے۔۔۔۔۔ "اَیْنَ عَلِیٌّ؟" علی کہاں ہے؟ واہ میرے مصطفیٰ! جان دینے کے وقت سب سے پہلے جس کا نام نبی کی زبان پر آیا اس کا نام علی ہے۔ (9)

۳۔ اب نعروں کے ذریعے پلہ برابر کرتے ہو۔ نہیں، علی کی شجاعت لاؤ تو پھر علی کے برابر نعرے لاؤ۔ (10)

{☆} توہینِ صحابہ پر مشتمل مذکورہ بالا بیانات کے جواب میں ہم نبی کریم ﷺ کے مبارک فتاویٰ پیش کرتے ہیں:

۱۔ "قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِیْ اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا بَعْدِیْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰهَ وَمَنْ اٰذَی اللّٰهَ یُوْشِکُ اَنْ یَّاْخُذَهٗ"۔

(جامع ترمذی 696/5 دار احیاء التراث العربی بیروت، مشکوٰۃ المصابیح 554 قدیمی کتب خانہ کراچی)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے صحابہ کے بارے، میرے بعد انہیں تنقید کا نشانہ نہ بنا لینا، کیونکہ جس نے ان سے محبت کی تو میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا تو میرے ساتھ بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا اور جس نے انہیں اذیت دی اس نے مجھے

(5) youtube پر zahid shah uzr e kurf bd tr az kufr لکھ کر ویڈیو دیکھیں

(6) فتویٰ اور تصدیقات اس رسالے کے آخر میں ملاحظہ کیجیے۔ (رسالہ کے 5 منٹ سے)

(9) youtube پر slogans & insult of sahaba لکھ کر ویڈیو دیکھیں

(10) youtube پر abdul qadir shah tench bhatvi insulting sahaba لکھ کر ویڈیو دیکھیں

اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ کو اذیت دی اور جس نے اللہ کو اذیت دی تو قریب ہے کہ اللہ اسے پکڑے۔

۲۔ "قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ اَصْحَابِيْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ"۔

(جامع ترمذی 697/5 داراحیاء التراث العربی بیروت، مشکوٰۃ المصابیح 554 قدیمی کتب خانہ کراچی)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو برا کہتے ہیں تو تم کہو تمہارے شر پر اللہ کی لعنت ہو۔

۴۔ نماز روزہ کو ریسلنگ (Wrestling) کہہ کر ارکانِ اسلام کی توہین کا ارتکاب

مولانا فیض احمد صاحب گولڑوی مدظلہ العالی ودامت برکاتہم العالیہ اپنی تحریر میں لاتے ہیں کہ چونکہ فضائلِ اہلِ بیت کرام موہوبی ہیں ہبے میں ملے ہوئے ہیں یہ کسب میں نہیں، یہ Wages نہیں ہیں یہ Gift ہیں اس لیے کوئی شخص ریاضات و مجاہدات سے خونِ نبوی کی تاثیر و فیوض و برکات کو نہیں پہنچ سکتا۔ بات پلے پڑی یا نہیں پڑی؟ یعنی نمازوں روزوں کی محنت سے، اس ریسلنگ (Wrestling) سے کوئی چاہے کہ اولادِ رسول کے برابر ہو جائے خواجہ گولڑوی کے بیان کے مطابق نہیں ہو سکتا (11)

﴿☆﴾ نماز اور روزہ اسلام کے عظیم ارکان ہیں ان کو ریسلنگ یعنی کشتی اور دنگل کہنا بالیقین ان کی توہین ہے اور ارکانِ اسلام کی توہین کا کفر ہونا محتاجِ دلیل نہیں ہے۔

۵۔ نبی کریم ﷺ کی ساس حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا اور سسر حضرت سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی شدید توہین

۱۔ آپ کو یہ بھی بڑی حیرت ہوتی ہوگی کہ (حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا) رہنے والی مکے کی ہیں مدینے میں کیا تلاش کرتی پھرتی ہیں۔ احد کی جنگ تھی یہ تو مدینہ طیبہ میں ہوئی تھی۔ آرمی آئے تو آئے یہ کس لیے آئی تھیں۔ یہ سیرت کا ایک بڑا تلخ باب ہے عربوں کی یہ عادت تھی کہ جتنے بزدل مرد ہیں ان کو اگر لڑانا ہو تو ان کی بیگم ساتھ لے جاؤ :

"جس کُتے کی بھونکڑیں نی عادت نئیں ناں روٹی کی سَل کری تے درختے نال ٹنگی سٹو بھونکی بھونکی مری گیسی، جس جنڑیں کی گلیوں دس جُتیاں ماری کِنو تے اُف نہ ناں کرے بوہٹی نے سامنڑیں کدے گل ــــ او جنڑاں نہ سمجھیں جے کدے ایہہ گل ہووے، کیہہ سمجھیا ای بوہٹی تکنڑی پئی، ایہہ بزدلاں جنڑیاں کی کھلانڑیں نا طریقہ ایہہ آ روٹی سَلی کے ٹنگی سٹو"۔

(جس کتے کو بھونکنے کی عادت نہیں روٹی کو سوراخ کر کے درخت کے ساتھ لٹکا دو بھونک بھونک کر مر جائے گا۔ جس مرد کو تنہائی میں دس جوتے مار لو تو اُف تک نہ کرے بیوی کے سامنے اگر بات ـــــ ایسا ہو جائے تو مرد نہ سمجھنا، کیا سمجھے ہو، بیوی دیکھ رہی ہے، بزدل مردوں کو کھڑا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ روٹی کو سوراخ کر کے لٹکا دو۔) (12)

"استغفر اللہ العظیم"۔

۲۔ اب یہ عجیب بات ہے بعض خاندانوں کا کچھ ایسا ملاپ ہوتا ہے ناں "ایہہ مطلب اے تو‌ُڑناں ایہہ سنگت اے" (مطلب یہ ہے کہ یہ ہمیشہ کی دوستی ہے) سرکار تشریف لائے بنوامیہ سے مقابلہ رہا۔ سرکار کی جتنی جنگیں ہوئیں مدِ مقابل کون تھا؟ بنوامیہ ابو سفیان۔ وہ ابوجہل بے چارہ سادہ سا آدمی تھا اس کی تو عقل ہی نہیں تھی یہ سب پیچھے سازش ہے ابوسفیان کی۔ پھر اللہ وہ دن لایا مکہ فتح ہوا، گنجائش نہ رہی، حلقہ بگوشِ اسلام ہوئے، سرکار نے ان کے اسلام کو قبول کیا، جب سرکار نے اسلام کو قبول کیا انہیں شرف صحابیت حاصل ہو گیا۔ حضور مولائے کائنات تشریف لائے تو پھر اسی خاندان سے مقابلہ، امامِ عالی مقام آئے پھر بھی اسی خاندان سے مقابلہ۔ حدیث میں سرکار فرماتے ہیں امام مہدی کے مقابلے میں بھی سفیانی آئے گا اور وہ خالد بن یزید کی اولاد سے ہوگا۔ ایک تو وہ یزید ہے ناں یزید بن معاویہ، اس کی تو اولاد ہی ختم ہو گئی، نسل ہی ختم ہو گئی، منقطع۔ اس کے ایک تایا تھے یزید بن ابوسفیان، ان کا ایک بیٹا ہے خالد، خالد بن یزید کی اولاد میں سے وہ سفیانی آئے گا، مقابلہ، پھر شام سے لشکر لے کر آئے گا مدینہ پر چڑھائی کرے گا مقابلہ کرنے کے لیے۔ معلوم ہوا :

"ایہہ بنو امیہ دا خاندان پڑ پیا ایہ اجے تک پچھا نہیں چھوڑدا، ہاں ایہہ تھانوں کے ہتا ایہہ وِچوں وِچوں جھڑے تھانوں نظر آندین ایہہ کھاتا اُدھر ہی ملدا اے"۔

(بنوامیہ کے خاندان سے ایسا پالا پڑا ہے کہ پیچھا ہی نہیں چھوڑتا۔)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو برا کہتے ہیں تو تم کہو تمہارے شر پر اللہ کی لعنت ہو۔

(12)youtube پر abdul qadir shah insulting hazrat amir moavia لکھ کر ویڈیو دیکھیں۔

(11)youtube پر Insult of prayer & fasting by abdul qadir shah لکھ کر ویڈیو دیکھیں۔

ہاں، جمہیں کیا معلوم یہ جوتمہیں بیچ بیچ میں نظر آتے ہیں ان کا تعلق اسی خاندان کے ساتھ ہے۔) (13)

۳۔ فتح مکہ سے پہلے تک جتنی جنگیں ہوئیں ان سب کی قیادت حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے کی، دل کھول کر قافلۂ رسول پر پتھر برسائے، تیر برسائے، تلواریں چلائیں، خون آشام تلواروں کے ساتھ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو کاٹا، انہیں ذبح کیا اور مکہ کا سارا مال رسول اللہ علیہ السلام کی تحریک کو دبانے کی خاطر خرچ کیا تو شاید حریم رسالت سے یہ آواز آرہی ہوگی کہ تو تیر آزمالے ہم جگر آزمالیں، تو یہ تیر آزمانے اور شمشیر آزمانے کی راہ تھی اور ادھر ایک کیریکٹر (Character) کھل رہا تھا، وہ کیریکٹر نبوت اور رسالت کا تھا اور ان کی رہنمائی میں ان کے ساتھیوں کا کیریکٹر اور کردار تھا۔ میں رو کے نہیں میں مسکرا کے بیان کرنے لگا ہوں کہ گالیاں ختم نہیں ہوئیں، جو فرق حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے اس دور میں چھوٹ گیا تھا وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کی خواہش کو اس طرح بھی پورا کیا کہ دمشق سے لے کر کے کوفہ تک کے خطباء کو یہ آرڈر جاری ہوا باب خلافت سے کہ علی کو گالیاں دو، اور سب وشتم کیا گیا، بلکہ بصرہ کے ایک خطیب کی زبان کو کٹوا دیا، اس لیے کٹوا دیا کہ اس نے ایک خطبہ دے دیا تھا آلِ محمد کی تعریف میں۔ (14)

"سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ"۔ (سورۃ نور۔۱۶)

الٰہی پاکی ہے تجھے یہ بڑا بہتان ہے۔

﴿☆﴾ قارئینِ محترم! ایک جلیل القدر صحابیٔ رسول کے متعلق سیادت کا دعویٰ رکھنے والوں کے بیانات آپ نے ملاحظہ کر لیے ہیں۔ اب آیئے اسلام کی تعلیمات بھی ملاحظہ کر لیجیے کہ اگر کسی صحابی کے قبولِ اسلام سے قبل کے حالات و واقعات کا تذکرہ کرنا مقصود ہو تو اس کا انداز کیا ہونا چاہیے:

"مفتی محمد عنایت احمد نعیمی (پرنسپل الجامعۃ الغوثیہ عربی کالج اترولہ بلرام پور انڈیا) بتاتے ہیں کہ دارالعلوم مظہر اسلام بریلی شریف کے ۱۹۶۴ء کے سالانہ جلسۂ دستارِ فضیلت میں ایک مقرر نے دورانِ تقریر حضرت سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے وہ واقعات وحالات جو قبل از قبولِ ایمان ان سے صادر ہوئے تھے بیان کرنا شروع کیے مگر بیان میں ادب والے الفاظ کی رعایت نہ تھی۔ مثلاً "تھے" کی جگہ "تھا"، "کرتے" کی جگہ "کرتا"، ایسے الفاظ جو عموماً چھوٹوں کے لیے بولے جاتے ہیں۔ ایسے الفاظ سن کر جگر گوشۂ اعلیٰ حضرت مفتیٔ اعظم ہند علامہ الشاہ محمد مصطفیٰ رضا خان قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے گرجدار آواز میں فرمایا مولانا توبہ کیجئے۔ ساتھ ہی وجہ توبہ بھی واضح فرمائی "الاسلام یھدم ماکان قبلہ" جس کا مطلب یہ کہ قبل از قبولِ اسلام جو بھی خلافِ اسلام معاملات آپ سے صادر ہوئے ان کو بنیاد بنا کر حضرت کی شان میں کوئی بھی ایسا لفظ شرعاً استعمال کرنا جائز نہیں جس سے تحقیرِ شان ہو کیوں کہ بعد ایمان وہ صحابیٔ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بلند مرتبہ و مقام سے مشرف و مکرم ہو گئے لہٰذا دورِ کفر کے بھی اگر حالات و واقعات بہ ضرورت بیان کیے جائیں تو ادب ملحوظِ خاطر رہنا چاہیے۔"

(جہانِ مفتیٔ اعظم ۲۹۴ شبیر برادرز لاہور)

نبیرۂ اعلیٰ حضرت تاج الشریعہ سیدی ومولائی مفتی الشاہ محمد اختر رضا خان قادری بریلوی مدظلہ پر ۱۷ اپریل ۲۰۱۱ء کے آن لائن سیشن میں سوال ہوا کہ زید کہتا ہے کہ فتح مکہ سے پہلے تک جتنی جنگیں ہوئیں ان سب کی قیادت حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے کی، دل کھول کر قافلۂ رسول پر پتھر برسائے، تیر برسائے، تلواریں چلائیں، خون آشام تلواروں کے ساتھ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں کو کاٹا، انہیں ذبح کیا اور مکہ کا سارا مال رسول اللہ علیہ السلام کی تحریک کو دبانے کی خاطر خرچ کیا۔ حضور! عرض یہ ہے کہ سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے پھر صدقِ دل سے اسلام قبول کر لیا اور مرتبۂ صحابیت پر فائز ہوئے۔ اب ان تمام باتوں کا تذکرہ کرنا کیسا؟ اور زید پر کیا حکمِ شرعی ہے؟ حضور سیدی تاج الشریعہ مدظلہ نے جواباً ارشاد فرمایا:

"الاسلام یھدم ما قبلہ و الھجر تھدم ما قبلھا"۔

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہمارے لیے ہماری خواہشِ نفس سے اور سارے عالم سے بالاتر ہے۔ انہوں نے یہ فرمایا کہ اسلام سے پہلے جو ہوا اسلام اسے ڈھا دیتا ہے ختم کر دیتا ہے اور ہجرت پہلے کے تمام گناہوں، تمام زیادتیوں اور تمام مظالم کو ختم کر دیتی ہے۔ سرکارِ ابد قرار نے جب یہ بشارت دے دی تو اسلام سے پہلے کے جوان کے گناہ ہیں اسلام جب لے آئے اور رحمۃ اللعالمین کی آغوش میں آگئے اب وہ جن کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ پہلے فرما دیا کہ:

"لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ"۔

(سورۃ الفتح ۲)

ہم نے تمہارے لیے روشن فتح مکہ اس لیے رکھی ہے تاکہ تمہارے دامنِ کرم میں اور تمہارے دامنِ رحمت میں جو لوگ حلقہ بگوشِ اسلام ہوں ہم ان کو اس پیرائے میں بشارت دے رہے ہیں کہ ہم نے تم کو شفیع المذنبین

(13) youtube پر zahid shah uzr e kurf bd tr az kufr لکھ کر ویڈیو دیکھیں۔ (8 سے 11 منٹ تک)

(14) youtube پر pir syed riaz hussain shah ki gustakhi لکھ کر ویڈیو دیکھیں۔

مقرر کیا ہے تا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ تمہارے سبب سے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے گناہ معاف فرما دے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ یہ بشارت دے رہا ہے اور یہ شخص صحابہ کرام پر تبرا کرنے کے لیے اس قسم کی باتیں کر رہا ہے۔ ہمیں یہ زیب نہیں دیتا کہ ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جن کے ذریعے ہم کو دین پہنچا ہم ان کے اوپر کیچڑ اچھال کر اپنے دین کو برباد کریں۔

امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام سے جس کے دل میں بغض ہو وہ کافر ہے اور اس پر انہوں نے آیت کریمہ "لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ" (سورۃ الفتح ۲۹) پڑھی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے صحابہ کرام کے بارے میں یہ فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے سبب سے کافروں کے دلوں کو جلاتا ہے۔ جس کے دل میں حضور ﷺ کی محبت ہے اس کے دل میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے صحابہ کی محبت رکھی ہے اور حضور ﷺ نے فرمایا

"فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ"۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے برگزیدہ کیا مصطفیٰ کیا اور میرے لیے میرے صحابہ کو مصطفیٰ و مرتضیٰ کیا، اللہ نے انہیں چنا تو جس نے ان سے محبت کی اس لیے محبت کی کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور جس نے ان سے عداوت کی اس لیے عداوت کی کہ وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے۔ سائل زید کا حکم ان احادیث سے معلوم کر لے۔

حضور سیدی تاج الشریعہ سے مزید پوچھا گیا کہ زید کہتا ہے کہ جو فرق حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے اس دور میں چھوٹ گیا تھا وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کی خواہش کو اس طرح بھی پورا کیا کہ دمشق سے لے کر کے کوفہ تک کے خطباء کو یہ آرڈر جاری ہوا بابِ خلافت سے کہ علی کو گالیاں دو، اور سب و شتم کیا گیا، بلکہ بصرہ کے ایک خطیب کی زبان کو کٹوا دیا، اس لیے کٹوا دیا کہ اس نے ایک خطبہ دے دیا تھا آل محمد کی تعریف میں۔ کیا زید ان تمام باتوں کے سبب ایک جلیل القدر صحابی کی شان میں گستاخی کا مرتکب نہ ہوا؟ حضور کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ سیدی تاج الشریعہ مدظلہ نے جواب دیا: "ضرور وہ گستاخی کا مرتکب ہے اور ضرور اس نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف وہ باتیں منسوب کی ہیں جن کا روافضِ زمانہ پرچار کرتے ہیں۔ ان کی کوئی سند نہیں ہے۔ "الصواعق المحرقہ" اور "تطھیر الجنان" میں حضرت امام ابن حجر مکی رضی اللہ عنہ نے ان تمام باتوں کا جواب دیا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمام صحابہ کے لیے جنت کا وعدہ فرما لیا اور قرآن میں ارشاد فرمایا:

"وَكُلًّا وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى"۔ (سورۃ النساء ۹۵، سورۃ الحدید ۱۰)

وہ جو فتح مکہ سے پہلے ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے اموال خرچ کیے جہاد کیا اور وہ جو فتح مکہ کے بعد ایمان لائے؛ حضرت امیر معاویہ اور حضرت ابوسفیان انہیں صحابہ میں سے ہیں، ان سب کا ذکر کر کے فرمایا

"وَكُلًّا وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى"۔

اور اللہ نے سب سے جنت کا وعدہ فرمایا تو وہ اپنی عاقبت خراب کرے جو ان صحابہ کرام پر کیچڑ اچھالے۔ (15)

قارئین محترم! یہ نہایت تعجب خیز بات ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ اور ان کے اہل خانہ کو معاف کر دیا اور ان کے اسلام کو قبول کرتے ہوئے انہیں "رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ" کا تاج پہنا دیا اور نبی کریم ﷺ نے مزید کرم نوازی فرماتے ہوئے ان کے گھر کو دار الامن بنا دیا مگر سیادت کے دعوے دار یہ لوگ آج تک انہیں معاف کرنے پر تیار نہیں ہیں اور ان پر تبرا بازی کر کے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ مقابلہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اب بتائیے کہ مسلمان ان لوگوں کو سید کیسے تسلیم کر لیں؟

۶۔ اختیاراتِ مصطفوی اور افضلیتِ خلفائے ثلاثہ کا انکار

۱۔ حضور مولائے کائنات رو پڑے۔ روتے روتے گھوڑے پر سوار ہوئے، مصطفیٰ کا قافلہ جا رہا ہے، جا پہنچے۔ جب حضور نے ملاحظہ فرمایا علی کو میں مدینے چھوڑ کر آیا یہ پیچھے کدھر آ رہا ہے۔ عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ! مجھے آپ بچوں اور عورتوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ سرکار نے وہی جملہ فرمایا۔۔ وہی جملہ۔۔ کس کو؟۔۔ جو خاتونِ جنت کو فرمایا تھا۔ فرمایا کہ علی "اَمَا تَرْضٰى"؟ جو میں تجھے عہدہ دینے جا رہا ہوں منصب دینے جا رہا ہوں یہ منصب تو تیرے لائق نہیں ہے تیری شان اونچی ہے یہ منصب تھوڑا ہے تو اونچا ہے لیکن اس سے بڑھ کر میرے پاس اور منصب کوئی نہیں زیادہ سے زیادہ یہی دے سکتا ہوں۔ فرماتے ہیں "اَمَا تَرْضٰى"؟ کیا علی تو اس پر راضی نہیں ہے؟ یہ نہیں فرمایا میں تجھے یہ مرتبہ دیتا ہوں، پوچھتے ہیں، پوچھتے کیوں ہیں؟ پوچھتے اس لیے ہیں کہ یہ منصب تیرے شایانِ شان نہیں ہے اور کہاں تیرا مقام تیری عظمت کہاں مصطفیٰ کا بھائی اور کہاں کسی اور کا بھائی، ہاں جی حضور فرماتے ہیں "اَمَا تَرْضٰى"؟ اے علی کیا تو اس پر راضی نہیں ہے اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ میرے نزدیک تیرا وہی مرتبہ اور مقام ہو "بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى" وہی مرتبہ جو موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک ہارون کا تھا یا ہارون علیہ السلام کا جو مرتبہ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا لیکن ایک بات کی تردید فرمائی چونکہ ہارون

(15) youtube پر how to mention a sahabi's life before embracing islam? لکھ کر آڈیو سنیں۔

علیہ السلام نبی تھے فرمایا کہ "اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ" فرق صرف یہ ہے کہ میرے بعد نبی نہیں صرف یہ فرق ہے "اِلَّا اَنَّہٗ" کا مطلب کیا ہے؟ صرف یہ فرق ہے تجھ میں اور ہارون میں کہ میرے بعد۔۔۔ایک حدیث میں ہے "اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ" میرے بعد منصب نبوت جاری نہیں ہے دوسری حدیث "اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ" مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اگر نبوت باقی ہوتی تو پھر تیرا مرتبہ کوئی اور ہوتا چونکہ اللہ مجھے آخری نبی قرار دے چکا ہے نبی بنا نہیں سکتا نبی کے علاوہ جتنے مرتبے ہیں علی تیرے ہیں نبی کے علاوہ جتنے مرتبے ہیں وہ تیرے ہیں۔ (16)

۲۔ وہ پیر نصیر الدین شاہ صاحب کا ایک شعر ہے آپ کو سنا دیتا ہوں۔۔دے کے بستر کر دیا تھا فیصلہ ہجرت کی شب۔۔۔میں ناقل ہوں فتویٰ ان پر لگاتا۔وہ فرماتے ہیں کہ۔۔دے کے بستر کر دیا تھا۔۔

"اپنڑیں بستر تے بندا کنھوں سلاندا ہوندائے،
آپنڑیں بسترے وی کدے دوجے نوں دتین کسے نے"۔

(بندہ اپنے بستر پر کسے سلاتا ہے؟ اپنا بستر بھی کبھی کسی نے دوسرے کو دیا ہے؟)

دے کے بستر کر دیا تھا فیصلہ ہجرت کی شب
عقل کا اندھا ابھی ترتیب کے چکر میں ہے

یہ نصیر الدین شاہ صاحب کا شعر ہے یہ اتفاق سے میرے پاس ان کی آواز میں ریکارڈ ڈ بھی موجود ہے۔فرماتے ہیں کہ:

دے کے بستر کر دیا تھا فیصلہ ہجرت کی شب
عقل کا اندھا ابھی ترتیب کے چکر میں ہے

حضور کے چھٹے دن۔۔امام احمد بن حنبل حدیث مسند میں روایت فرماتے ہیں متعدد کتابوں کے اندر روایت موجود ہے حضور کے وصال سے چھٹے دن سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضور مولائے کائنات دونوں مل کر سرکار کی بارگاہ میں جا رہے ہیں سلام کرنے کے لیے قبرِ انور پہ۔حضور مولائے کائنات فرماتے ہیں "تقدم یا خلیفة رسول الله" اے اللہ کے رسول کے خلیفے آپ آگے ہوں آپ کہتے ہیں کیف تقدم علیٰ مَن او میں اس سے آگے کیسے ہو سکتا ہوں "سمعتُ رسول اللّٰه ﷺ" میں نے اپنے کانوں سے حضور سے سنا ہے حضور فرماتے ہیں علی کا مرتبہ میرے نزدیک وہی ہے جو میرا مرتبہ اللہ کے پاس ہے۔راوی حضرت ابوبکر صدیق ہیں،ہاں جی، فرماتے ہیں میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے حضور نے فرمایا جو میرا مرتبہ اللہ کی بارگاہ میں ہے وہی مرتبہ علی کا میری بارگاہ میں ہے۔سرکار کے اور اللہ کے درمیان کوئی تیسرا ہے؟ تو علی کے اور سرکار کے درمیان تیسرا کدھر سے آ گیا؟ (17)

﴿☆﴾ ان بیانات میں ایک طرف حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی گئی ہے اور آپ کے مختارِ کل ہونے کا انکار کیا گیا ہے کہ وہ حق دار کو اس کا حق دینے سے قاصر رہے اور دوسری طرف حضرت سیدنا و مولانا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو انبیاءِ کرام علیہم السلام کے بعد پہلا نمبر دے کر قرآن و حدیث کا صریح انکار کیا گیا ہے۔خلفاءِ اربعہ کی افضلیت کی ترتیب وہی ہے جو ان کی خلافت کی ترتیب ہے اور یہ ترتیب ایک دو نہیں درجنوں آیات و احادیث اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ان آیات و احادیث سے آگاہی کے لیے قارئین سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف "مطلع القمرین فی ابانة سبقة العمرین" اور مولانا حافظ فدا حسین رضوی کی کتاب "الصارم السلی بالقول الجلی علیٰ منکر ترتیب افضلیت ابوبکر و عمر و عثمان و علی" (نعرۂ تحقیق حق چار یار) کا مطالعہ فرمائیں اور دیکھیں کہ "عقل کے اندھے" کی پھبتی کی زد میں کون کون آ رہا ہے۔یہاں پر یہ بات بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اہلِ سنت کے عقائد و نظریات کے خلاف سرِ عام باتیں کر کے یہ کہہ کر جان نہیں چھڑائی جا سکتی کہ میں تو ناقل ہوں فتویٰ فلاں پہ لگاتا۔جب بیان آپ کریں گے اور بلا تردید کریں گے تو فتویٰ آپ پر ہی لگے گا۔

۷۔نجدیوں کی سیادت کا اقرار

لیکن ایک بات ہے سید کی ، بدلتی نہیں ہے اور پوری میڈیکل سائنس اس پر اتفاق کرتی ہے۔بندے کے جو جینز (Genes) ہیں ناں جینز کا سسٹم وہ نہیں بدلتا۔سید کو پہچاننا چاہتے ہیں؟ علی کا وفادار ہے یا نہیں؟ اور علی کا وفادار ہے تو سمجھو خون ہے، اگر علی کا وفادار نہیں تو اب نہیں تو پچھلی صدی میں بنا ہوگا۔ہاں، جینز سے پتا چلتا ہے، جنیٹکس (Genetics) سے، کہ جینز نہیں چھپتے۔یہ کہیں نہ کہیں سے آ کر ظاہر ہوتے ہیں۔وہ مودودی صاحب نہیں تھے! بہت سارے لوگ ان کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ سید نہیں ہیں۔وہ پاکستان میں ایک کتاب لکھی گئی "خلافتِ معاویہ و یزید"۔ بریلوی چپ، دیوبندی چپ، کسی کو جرأت نہ ہوئی۔سب سے پہلے مودودی نے "خلافت و ملوکیت" لکھی۔ہمیں خلافت و ملوکیت پوری کتاب سے اتفاق نہیں ہے۔ہاں، بہت سارے اس کے اندر مضامین ہیں ہمیں اختلاف ہو سکتا ہے۔لیکن ایک بات ہے اس کے کتاب لکھنے کے بعد مجھے یہ بات پتا چل گئی یہ سید ہے۔وہ جینز نے مجبور کیا۔خلافتِ معاویہ و یزید اس نے جو لکھی

(16) youtube پر negation of the authority of the Holy Prophet by Zahid Shah لکھ کر ویڈیو دیکھیں۔
(17) youtube پر afzaliyat e siddiq e akbar ka inkar by Zahid Hussain Shah لکھ کر ویڈیو دیکھیں۔

ہے اس نے توہین کی ہے اور بیٹا زندہ ہو باپ کی توہین سنے یہ نہیں ہوسکتا۔ نواب صدیق حسن قنوجی غیر مقلد ہے اہلِ حدیث ہے لیکن سیادت کی رگیں پھڑکتی ہیں۔ وہ سید علی شوکانی ہے یمنی، غیر مقلد ہے کٹر قسم کا وہابی ہے لیکن جب سیادت کی بات آتی ہے تو وہاں قلم چلتا ہے کہ جینز ایسے بولتے ہیں۔ سید ہو اور اس کا جینز نہ بولے سمجھو کہ اس کے جینز ادھر سے نہیں کہیں اور سے آئے ہیں۔ (18)

﴿☆﴾

جن عقائد و نظریات کے حامل لوگوں کو عرب وعجم کے علماءِ اہلِ سنت نے ایسا کافر قرار دیا کہ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے انہیں سید قرار دینے سے آپ کی سیادت کا معیار سامنے آگیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ہدایت کی دعا ہے۔

۸۔ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر بد مذہبوں پر سلام بھیجنے کی تہمت

فکرِ رضا پیش کروں؟:

"اعلیٰ حضرت نے وهابیاں تے وی سلام بهیجیائے، شیعیاں تے وی سلام بهیجیائے، خارجیاں تے وی سلام بهیجیائے، جتنے گمراه مسلماناں دے فرقین ساریاں تے اعلیٰ حضرت نے سلام بهیجیائے"۔

(اعلیٰ حضرت نے وہابیوں پر بھی سلام بھیجا ہے، شیعوں پر بھی سلام بھیجا ہے، خارجیوں پر بھی سلام بھیجا ہے، مسلمانوں کے جتنے گمراہ فرقے ہیں اعلیٰ حضرت نے ان سب پر سلام بھیجا ہے۔)

آپ فرماتے ہیں:

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

ہاں ساری امت" وهابی کس دی امت نیں، شیعے کس دی امت نیں" (وہابی کس کی امت ہیں، شیعے کس کی امت ہیں) یہ مرزائی تو کافر ہیں، وہ سرکار کی امت نہیں ہیں، وہ نکل گئے۔ یہ جتنے مسلمانوں کے تہتر فرقے ہیں وہ سارے سرکار کی امت ہیں۔ اب ان تہتر فرقوں میں جو ضروریاتِ دین کا انکار کرتا جائے گا کافر ہوتا جائے گا چاہے وہ سنیوں میں ہو وہابیوں میں ہو شیعوں میں ہو، جو بھی دین کی ضروریات کا انکار کرے گا کافر ہوجائے گا۔ تو اعلیٰ حضرت نے تو وہابیوں پر سلام بھیجا ہے آپ کو اہلِ بیت پر سلام کا اعتراض ہے۔ وہ تو کہتے ہیں:

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام (19)

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر بد مذہبوں پر سلام بھیجنے کی تہمت
اعلیٰ حضرت نے وہابیوں پر بھی سلام بھیجا ہے، شیعوں پر بھی سلام بھیجا ہے، خارجیوں پر بھی سلام بھیجا ہے، مسلمانوں کے جتنے گمراہ فرقے ہیں اعلیٰ حضرت نے ان سب پر سلام بھیجا ہے۔

﴿☆﴾ "سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ"۔ حسام الحرمین، سبحان السبوح المستند المعتمد بناء نجاۃ الابد، تمہیدِ ایمان اور ردالرفضہ وغیرہ کا مطالعہ رکھنے والوں کو اچھی طرح معلوم ہے کہ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ دیوبندیوں وہابیوں اور شیعوں کے متعلق کیا نظریہ رکھتے تھے۔ قرآن وحدیث کے مطابق اہلِ سنت ہی ناجی جماعت ہیں اور سوادِ اعظم ہیں اور وہی امتِ مسلمہ اور مسلمان کہلانے کے حقدار ہیں۔ سیدی اعلیٰ حضرت نے انہیں پر سلام بھیجا ہے۔ نبیرۂ اعلیٰ حضرت سیدی تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ نے ۴ ستمبر ۲۰۱۱ء کے آن لائن سیشن میں ارشاد فرمایا:

"شاہ کی ساری امت سے امتِ اجابت مراد ہے۔ اہلِ سنت و جماعت جنہوں نے حضورِ سرورِ عالم ﷺ کا کلمہ پڑھا اور حضور کی لائی ہوئی دین کی تمام باتوں پر ایمان لائے یہ لوگ مراد ہیں"۔ (20)

جہاں تک اہلِ بیتِ کرام رضی اللہ عنہم پر سلام کا معاملہ ہے اہلِ سنت الحمدللہ ان پر سلام بھیجنا سعادت سمجھتے ہیں۔ مگر سلام بھیجنے کے طریقہ میں روافض سے اتفاق نہیں رکھتے۔ اہلِ سنت کے نزدیک غیرِ انبیاء و ملائکہ پر سلامِ تحیۃ جائز ہے جبکہ بالاستقلال سلامِ تعظیمی (علیہ السلام) انبیاء و مرسلین اور ملائکہ کے ساتھ مخصوص ہے۔ اہلِ بیت کے اسماء کے ساتھ "علیہ السلام" استعمال کرنا روافض کا شعار ہے جس کو اپنانے سے اکابرینِ اہلِ سنت نے ہمیں منع کیا ہے۔ سیدی اعلیٰ حضرت نے جدالممتار جلد پنجم میں اس کی ممانعت پر اجماع نقل کیا ہے۔ البتہ صحابہ کرام اور اہلِ بیتِ عظام کے حق میں سلامِ تعظیمی کا بالتبع استعمال اہلِ سنت کے ہاں جائز و مستحسن ہے۔ (21)

"شاہ کی ساری امت سے امتِ اجابت مراد ہے۔ اہلِ سنت و جماعت جنہوں نے حضورِ سرورِ عالم ﷺ کا کلمہ پڑھا اور حضور کی لائی ہوئی دین کی تمام باتوں پر ایمان لائے یہ لوگ مراد ہیں"۔

(18) youtube پر sayyid Zahid Shah tafzeeli says modoodi, siddiqe hasan bhopaali and qazi shokaani are لکھ کر ویڈیو دیکھیں۔

(19) youtube پر zahid shsh ka ala hazrat per iftra لکھ کر ویڈیو دیکھیں۔

(20) youtube پر what is meant by "shsh ki saari ummat"? لکھ کر آڈیو سنیں۔

(21) غیر انبیاء پر بالاستقلال سلام کی شرعی حیثیت پر راقم کی کتاب "تابع پر تابع سلام" منظرِ اشاعت ہے۔ قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد اسباب عطا فرمائے۔

۹۔ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر بدمذہبوں کے احترام کا فتویٰ دینے کا افتراء

فکرِ رضا کی بات کرتا ہوں آپ سے، اعلیٰ حضرت سے پوچھا گیا ایک سید ہے بدعقیدہ ہے شیعہ ہے مبتدع ہے اور ایک عالم ہے متقی ہے پرہیزگار ہے، دونوں میں کس کی عزت کرنی چاہیے۔ ایک سید ہے کردار اچھا نہیں ہے عقیدہ بھی اچھا نہیں ہے یعنی بدعتی ہے مبتدع ہے وہابی ہے یا شیعہ ہے یا خارجی ہے یا کچھ ہے مبتدع ہے، ایک عالمِ دین ہے پڑھا لکھا عالم فاضل، دونوں میں سے عزت کس کی کرنی چاہیے۔ فتاویٰ رضویہ جلد گیارہ پرانا چھاپہ اور جلد بارہ کے اندر بھی ہے۔ فکرِ رضا پیش کر رہا ہوں آپ نے فرمایا عالم کا احترام اس وقت تک کیا جائے گا جب تک اس کا عقیدہ اور کردار ٹھیک رہے گا عقیدہ ٹھیک نہیں ہوگا تو اس سے نفرت کی جائے گی۔ لیکن سید کیسا بھی ہو ادب کیا جائے گا۔ اس لیے کہ فاطمہ کی اولاد کافر نہیں ہو سکتی۔ سیادت منقطع ہوتی ہے کفر طاری ہونے سے، خاتونِ جنت کی اولاد میں تو کوئی کافر ہو ہی نہیں سکتا، سید پر کفر طاری نہیں ہو سکتا۔ (22)

﴿☆﴾ سنی، سید، پیر اور عالم ہونے کا دعوے دار شخص اور اس قدر دیدہ دلیری سے جھوٹ بولے، ہم اس موقع پر "سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ" تلاوت کرنے کے سوا اور کر بھی کیا سکتے ہیں۔ دراصل ان لوگوں کا طریقہ کار یہی ہے کہ ایک طرف دین دشمنوں کے آلۂ کار بن کر انبیاء و مرسلین، صحابہ و اہلِ بیت، تابعین و مجتہدین اور مفسرین و محدثین کی گستاخیاں کی جائیں اور دوسری طرف سیادت کا لیبل لگا کر سنیوں کی جیبوں پر بھی ہاتھ صاف کیا جائے۔ مذکورہ بالا بیان کے بطلان کے لیے اگرچہ گذشتہ اوراق میں موجود سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ ہی کافی ہیں مگر مزید برکت کے لیے حضور تاج الشریعہ مدظلہ اور حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کے فتوے بھی ملاحظہ کریجیے:

۲ جنوری ۲۰۱۱ء کے آن لائن سیشن میں حضور سیدی تاج الشریعہ مدظلہ سے پوچھا گیا کہ کہا جاتا ہے کہ اصلی سید سے بدمذہبی یا کفر سرزد نہیں ہو سکتا۔ تو کیا جب کوئی سید بدمذہبی کی بات کرے اور اس پر قائم رہے تو اسے سید مانا جائے گا؟ حضور مرشدِ اہلِ سنت مدظلہ نے ارشاد فرمایا:

"اگر اس کی بدمذہبی حدِ کفر تک پہنچ گئی تو اس صورت میں اس کی نسبت سرکار ﷺ سے منقطع ہو گئی اور وہ اب مسلمان ہی نہیں ہے سید ہونا در کنار۔ اور یہ جو کہا جاتا ہے یہ کوئی امرِ اعتقادی نہیں ہے کہ جو قطعی الثبوت قطعی الدلالت آیات واحادیث سے ثابت ہو۔ یہ ایک فضیلت کی بات ہے اور یہ امید کے طور پر ہے کہ جن کی رگوں میں سرکارِ ابد قرار جنابِ احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کا خون دوڑ رہا ہے ان سے امید یہی ہے کہ ان سے کفر سرزد نہیں ہوگا" (23)

فکرِ رضا کے عظیم ترجمان تلمیذ و خلیفۂ صدر الافاضل حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی قادری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"سید قوم کا آدمی اگر اسلام سے خارج ہو جائے ہندو، سکھ یا مرزائی، رافضی وغیرہ بن جائے تو نہ وہ سید ہے نہ اس کے یہ فضائل ہیں جو اوپر بیان ہوئے کیونکہ کفر کی وجہ سے اس کا نسب نبی کریم ﷺ سے ٹوٹ گیا، وہ شریعت میں اپنے باپ کے خاندان سے ہی نہ رہا۔ قرآنِ کریم نوح علیہ السلام کے بیٹے کنعان کے بارے میں فرماتا ہے "اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ" اے نوح یہ کنعان تمہارا گھر والا نہیں اس کے عمل خراب ہیں۔ جب نوح علیہ السلام کا سگا بیٹا کنعان کفر کی وجہ سے ان کا بیٹا نہ رہا تو اب اس قسم کے بے دین حضور ﷺ کی اولاد کیسے بن سکتے ہیں۔"

(الکلام المقبول ۲۲ نعیمی کتب خانہ لاہور)

اہم نوٹ مذکورہ بالا گستاخانہ بیانات خود دیکھنے کے لیے
www.youtube.com/fikrerazapakistan
www.youtube.com/thezulfiqar
وزٹ کیجیے۔

فتویٰ بریلی شریف

آخر میں اتمامِ حجت کے لیے مرکزِ اہلِ سنت بریلی شریف سے نبیرۂ اعلیٰ حضرت جانشینِ مفتیِ اعظم ہند قاضی القضاۃ فی الہند فخر ازہر شیخ الاسلام تاج الشریعہ سیدی ومرشدی حضرت علامہ الشاہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری بریلوی مدظلہ کا فتویٰ دربارۂ احترامِ سادات قارئینِ کرام کے ذوقِ مطالعہ کی نذر کیا جا رہا ہے تاکہ بریلویت کے دعوے دار رافضی اور تفضیلی بھی اصلی بریلویت کے آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھ سکیں اور عوام الناس بھی ان کو آسانی کے ساتھ پہچان سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شریعتِ مطہرہ کے مطابق سادات کی تعظیم وتوقیر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور انبیاءِ کرام، صحابۂ کرام، اہلِ بیتِ عظام اور اکابرینِ اہلِ سنت کی بارگاہوں میں گستاخیوں کا ارتکاب کر کے اپنی سیادت گنوا دینے والوں کو توبہ کی توفیق بخشے اور مسلکِ حق اہلِ سنت وجماعت بریلوی کا پکا سچا پیروکار بنائے۔ آمین۔

(22) youtube پر zahid shah fikr e raza ka jhoota muddaee لکھ کر ویڈیو دیکھیں۔
(23) youtube پر syed & kufr! is it possible? لکھ کر آڈیو سنیں۔

سوال: سادات کی شان اوران کے احترام سے متعلق کچھ تعلیم فرمائیں نیز ساداتِ کرام سے اگر کوئی گناہِ صغیرہ یا کبیرہ کا ارتکاب ہو تو اس پر ان سے کیا برتاؤ کیا جانا چاہیے اور معاذ اللہ سادات میں سے کوئی اصولِ دینیہ کا منکر ہو جائے اور اجماعِ امت کا خلاف کرے تو اس کا کیا حکم ہوگا؟ دیکھا گیا ہے کہ لوگ ساداتِ کرام کی بڑی سے بڑی خطا یا جرم پر صرف ان کے سید ہونے کی وجہ سے صرفِ نظر کر لیتے ہیں۔ حضور! ممکن ہو تو اس مسئلہ پر تفصیل سے رہنمائی فرما دیجئے۔

جواب: ساداتِ کرام حضور سرورِ عالم ﷺ سے نسبت کی وجہ سے بہت عظمت اور توقیر کے مستحق ہیں اور ہمارے ایمان کا تقاضا ہے کہ حضور سرورِ عالم ﷺ سے جو بھی نسبت رکھے اس شئے کی اس شخص کی اس فرد کی ہم تعظیم کریں اور اس کی تعظیم ہمارا مقتضائے ایمان ہے۔ تو جو حضور ﷺ سے خون کا رشتہ رکھتا ہے اس کی تعظیم ان تمام منسوبات سے اہم اور اعظم ہے۔ اس کی تعظیم کی جائے گی اور صغیرہ یا کبیرہ گناہوں کا اگر ارتکاب کرے تو اس میں اس کی پیروی یا اس کا ساتھ نہیں دیا جائے گا البتہ جس طور پر صلحاء کی اولاد کی تعظیم کی جاتی ہے اگرچہ وہ فاسق ہوں اسی طور پر بلکہ اس سے زیادہ ان ساداتِ کرام کی تعظیم کا حکم ہے اور ان کی تعظیم کی جائے گی تا وقتیکہ وہ ضروریاتِ دین میں سے کسی شئے کے منکر نہ ہوں اور جو ضروریاتِ دین میں سے کسی چیز کا منکر ہو جائے وہ اب مسلمان ہی نہیں رہا اور اس کی سرکار ﷺ سے کوئی نسبت نہیں رہی لہٰذا وہ نام کے سید جو رفض میں یا کسی اور بدمذہبی میں مبتلا ہیں وہابیت میں یا دیوبندیت میں یا جیسے سرسید احمد علیگڑھی کہ اس نے بکثرت ضروریاتِ دین کا انکار کیا ایسے لوگوں کی تعظیم کا حکم نہیں بلکہ ان کی تعظیم مضرِ ایمان ہے غارت گرِ ایمان ہے ان کی تعظیم نہیں کی جائے گی۔ (24)

(آن لائن فتویٰ مورخہ ۱۹ جون ۲۰۱۱ء)

(24) youtube پر limits of respect of syeds لکھ کر آڈیو سنیں۔
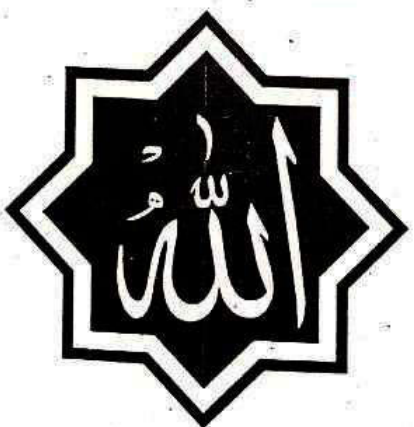
حضرت امام مہدی
کو انبیاء کرام علیہم السلام پر
فضیلت دینے والوں کے متعلق
فتاویٰ و تصدیقات

مفتی سید لقمان شاہ (جامعہ اسلامیہ غوثیہ چکوال)

مفتی محمد تنویر القادری (جامعہ نظامیہ لاہور)

تصدیق: مفتی محمد سلیمان رضوی (دار العلوم انوارِ رضا منگٹال راولپنڈی)

تصدیق: مفتی ناصر جاوید سیالوی میرپور

تصدیق: مفتی پیر سید عنایت الحق شاہ (جامعہ محمدیہ غوثیہ ضیاء العلوم مولوی محلّہ صدر راولپنڈی)

تصدیق: مفتی محمد اکرام الحق (مدرسہ اسلامیہ اشاعت العلوم چکوال)

تصدیق: مفتی عبد الحلیم نقشبندی (جامعہ انوار الاسلام غوثیہ رضویہ چکوال)

تصدیق: مفتی قاضی عبد الرزاق بھترالوی (جامعہ جماعتیہ مہر العلوم شکریال راولپنڈی)

تصدیق: مفتی صاحبزادہ محمد زبیر (جامعہ غوثیہ مظہر الاسلام بھاٹہ بازار راولپنڈی)

سوال: - انبیاء علیہم السلام بلکہ خود سرکار دو عالم علیہ السلام کے دور میں نبی دنیا سے پورا
کفر ختم نہ ہوا اولاد علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں سے امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دنیا سے پورا
کفر ختم کر دیں گے مذکورہ بالا تقابل کرنے والے شخص کے متعلق شرع کا کیا حکم ہے؟
بینوا وتوجروا

الجواب مع الصواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئولہ صورت میں اس شخص کے اس تقابل سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین
پائی جاتی ہے اور جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توہین کا مرتکب ہو وہ کافر ہوتا ہے۔
کیونکہ ایک مومن کیلئے یہ عقیدہ رکھنا اسکے ایمان کا لازمی جزو ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات
کے بعد انبیاء علیہم السلام ہی افضل ہیں اور تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل ترین
حضور علیہ السلام کی ذات گرامی ہے۔ جیسا کہ حضور علیہ السلام نے خود ارشاد فرمایا
"انا سید ولد آدم" میں سردار ہوں گا اولاد آدم کا (مسلم شریف) نیز آپ خود
اپنی عظمت کے بارے میں فرماتے ہیں ان اللہ اصطفی کنانۃ من ولد اسماعیل واصطفی
قریشا من کنانۃ واصطفی من قریش بنی ہاشم واصطفانی من بنی ہاشم (مسلم شریف)
کہ اللہ تعالیٰ نے کنانہ کو اولاد اسمٰعیل میں چنا اور قریش کو کنانہ سے چنا اور قریش
سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجھ کو۔ لہٰذا کسی بنی آدم کو حضور علیہ السلام
سے افضل ماننا یا بتانا کفر و ضلال ہے اور خلاف اجماع ہے اور یہ امر یقینی
ہے اور دین کے خلاف کہنے والا کافر ہے کہ یہ ضروریات دین سے ہے کیونکہ
امام محمد اپنی کتاب میں یہ نقل کرتے ہیں کہ جو آدمی کدو شریف کی توہین کرے
وہ مرتد ہوتا ہے کیونکہ اس نے حضور علیہ السلام کی پسندیدہ چیز کی توہین
کی ہے۔ لہٰذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس گستاخ کے خلاف قانونی کارروائی
کرکے اسے قرار واقعی سزا دلوائیں تاکہ آئندہ کوئی بدبخت مسلمانوں میں
فتنہ پھیلانے کی جرأت نہ کر سکے۔

واللہ اعلم

مفتی سید لقمان شاہ

سوال: انبیاء علیہم السلام بلکہ خود سرکار دو عالم ﷺ کے دور میں بھی دنیا سے پورا کفر ختم نہ ہوا اولا دِ علی رضی اللہ عنہ میں سے امام مہدی رضی اللہ عنہ دنیا سے پورا کفر ختم کر دیں گے مذکورہ بالا تقابل کرنے والے شخص کے متعلق شرع کا کیا حکم ہے بینوا و توجروا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

الجواب: مسئولہ صورت میں یہ شخص نبی مکرم ﷺ کی توہین کا مرتکب ہوا کہ نبی مکرم ﷺ کی طرف منسوب ادنیٰ شیء کی بھی تعظیم فرض لازم ہے اور توہین کفر ہے۔ اور خود نبی مکرم ﷺ کا تقابل کرنا اور آپ ﷺ کے زمانہ اقدس کو ناقص بتانا بدرجہ اتم توہین و تنقیص ہے، قاضی عیاض علیہ الرحمہ شفا شریف میں فرماتے ہیں من اعظامه و اکباره ﷺ اعظام جميع اسبا نه و اكرام مشاهده و امكنته من مكة و المدينة و معاهده ما لمسه عليه الصلوٰة والسلام او اعرف به (شفا شریف از قاضی عیاض علیہ الرحمہ) یعنی حضور ﷺ کے تمام متعلقات کی تعظیم اور آپ ﷺ کے نشانات اور مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے مقامات اور آپ ﷺ کے ملبوسات اور آپ ﷺ کی طرف مشہور ہونے والی اشیاء کا احترام یہ سب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم و تکریم ہے تو ان کی توہین آپ ﷺ کی توہین ہے آپ ﷺ نے فرمایا خیر قرنی یعنی میرا زمانہ سب سے بہتر ہے اس شخص نے اس عبارت میں امام مہدی کو نبی مکرم ﷺ پر فضیلت دی زمانہ کے اعتبار سے تبلیغ کے اعتبار سے ذات کے اعتبار سے تو اس شخص نے نبی کریم ﷺ کی توہین و تنقیص کی اور نا قابلِ توبہ کافر و مرتد ہوا حدیقہ ندیہ میں ہے التفضيل علىٰ نبى تفضيل علىٰ كل نبى یعنی کسی غیر نبی کو ایک نبی سے افضل بتانا تمام انبیاء سے افضل بتانا ہے شرح عقائد نسفی میں ہے وللفظ لهما (تفضيل الولى علىٰ النبى) مرسلا كان او لا (كفر و ضلال كيف وهو تحقير للنبى) بالنسبة الىٰ الولى (و خرق الاجماع) حيث اجمع المسلمون علىٰ فضيلة النبى علىٰ الولى یعنی ولی کو کسی نبی سے خواہ وہ نبی مرسل ہو یا غیر مرسل افضل بتانا کفر و ضلال ہے اور کیوں نہ ہو کہ اس میں ولی کے مقابل نبی کی تحقیر ہے اور اجماع کا رد ہے کہ ولی سے نبی کے افضل ہونے پر تمام اہل اسلام کا اجماع ہے اور ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں ہے النبى افضل من الولى وهو امر مقطوع به والقائل بخلافه كافر لانه معلوم من الشرع بالضرورة یعنی نبی ولی سے افضل ہے اور یہ امر یقینی ہے اور اس کے خلاف کہنے والا کافر ہے کہ یہ ضروریات دین سے ہے کتاب الخراج امام ابو یوسف رضی اللہ عنہ میں ہے قال ابو یوسف و ايما رجل سبّ رسول الله ﷺ او كذبه او عا به او تنقصهٗ فقد كفر بالله تعالىٰ و بانت زوجتهٗ یعنی امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو شخص کلمہ گو ہو کر حضور اقدس ﷺ کو برا کہے یا تکذیب کرے یا کوئی عیب لگائے یا شان گھٹائے وہ بلاشبہ کافر ہو گیا اور اس کی عورت نکاح سے نکل گئی درمختار میں ہے الكافر بسب النبى من الانبياء لا تقبل توبتهٗ مطلقاً و من شك فى عذابه و كفره فقد كفر یعنی کسی نبی کی توہین کرنا ایسا کفر ہے جس پر کسی طرح معافی نہ دیں گے اور جو اس کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک کرے خود کافر ہے لہذا مسلمانوں پر لازم کہ اس گستاخ کے خلاف قانونی کاروائی کر کے اسے قرار واقعی سزا دلوائیں تا کہ آئندہ کوئی بدبخت مسلمانوں میں فتنہ پھیلانے والا جنم نہ لے سکے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

حضرت علامہ محمد تنویر القادری

(نائب مفتی) جامعہ نظامیہ لاہور ۱۱-۲-۲۰۰۹

۲۰۰۹-۲-۱۱

(نائب مفتی) جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
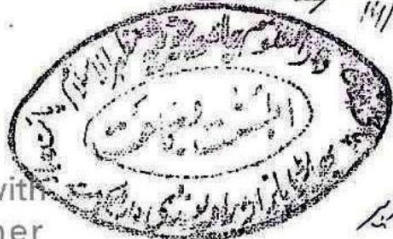
مجاہدِ اہلِ سنت علامہ قاری محمد یٰسین چوہان رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر علمائے اہلِ سنت کے ایمان افروز خطابات سے مستفید ہونے اور غیر پیشہ ور نعت خوان حضرات کی پڑھی ہوئی نعتیں سننے کے لیے دیکھتے رہیے۔

www.youtube.com/fikrerazapakistan

مسلکِ حق اہلِ سنت و جماعت کی تعلیمات سے آشنائی کے لیے درج ذیل لنک پر موجود علمائے اہلِ سنت کی قلمی نگارشات کا مطالعہ کیجئے۔

www.archive.org/details/@fikr_e_raza_pakistan